2010 میں پاکستانی عورتوں پر تشدد کے واقعات

2010 میں عورت فاونڈیشن اورعورتوں کیخلاف تشدد پرواچ گروپ نے پاکستان میں عورتوں کے خلاف تشدد کی صورت حال سے متعلق اپنی سالانہ رپورٹ کا مختصر خلاصہ ایک پریس کانفرنس میں جاری کردیا ہے۔ یہ تمام واقعات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ عورتوں پر تشدد کی صورتحال کتنی سنگین ہے۔عورت فاونڈیشن کی یہ رپورٹ ذمہ داروں کو احساس دلانے کی ایک کاوش ہے تاکہ کمزور اورمحروم طبقات کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

اس رپورٹ کے مطابق سال 2010 میں 8000 عورتیں تشدد کا شکار ہوئیں۔ میڈیا کے اعدادوشمار کے مطابق ان واقعات کی ایک بڑی تعداد کی ایف آئی آر کا اندراج نہیں ہوا، جو کہ شہریوں کے پولیس پر عدم اطمینان کا اظہار ہے۔اس بات میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ اس ملک میں کمزور طبقات خصوصاً عورتیں اور بچے تشدد کا شکار ہیں۔

اس رپورٹ میں ایسے حیرتناک انکشافات ہیں جو کہ انتہائی سرگرمیوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں جیسا کے بہت سے عورتوں کو ہر روز رسم رواج اورروایات کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے مثلاً 2049 خواتین کو قتل کردیا گیا جن میں قتل کے 1506 اور 'غیرت' کے نام پر قتل کے 543 واقعات ہیں۔ تشدد کے کل 8000 واقعات میں سے 5492 واقعات پنجاب میں، 1652 سندھ میں، 650 خیبر پختونخواہ، 79 بلوچستان اور 127 اسلام آباد میں رپورٹ ہوئے۔

عورتوں کیخلاف تشدد کے واقعات کا صوبائی موازنہ 2010

صوبے	پہلی ششماہی (جنوری تا جون)	دوسری ششماہی (جولائی تا دسمبر)	کل تعداد	شرح تناسب
پنجاب	2690	2802	5492	68.65٪
سندھ	940	712	1652	20.65٪
خیبر پختونخواہ	342	308	650	8.12٪
بلوچستان	56	23	79	0.98٪
اسلام آباد (وفاقی دارالحکومت)	41	86	127	1.58٪
کل تعداد	4069	3931	8000	100٪

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ریاست؛ معزز عدلیہ؛ آزاد میڈیا؛ عورتوں اور انسانی حقوق کی تنظیموں اور عام شہریوں کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ پاکستان میں سال 2010 میں پاکستان کی 1436 بیٹیوں کو قتل کیا گیا؛ 928 عورتوں کو زنا بالجبر کا نشانہ بنایا گیا؛ 633 نے خودکشی کی اور 557 پاکستان کی بیٹیوں کو نام نہاد غیرت کے نام پر قتل کیا گیا جبکہ 32 عورتوں پر تیزاب پھینکے گئے اور 38 عورتوں اور بچیوں کی چولہا پھٹنے کے واقعات پیش آئے یہ مجموعی اعدادوشمار کے کچھ حصے ہیں۔ہم نادم ہیں کہ ہم ان جرائم کو روک نہ سکے۔ البتہ ہم ممنون ہیں کہ انہوں نے ان واقعات کی رپورٹنگ کی اورعورتوں کی حقوق کہ ان خلاف ورزیوں کو ہم تک پہنچایا۔

یہ رپورٹ عکاسی ہے انتہائی ظالمانہ سرگرمیوں کی اشارہ کرتی ہے جیسا کہ بہت سی عورتوں کو رسم رواج کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے اور ہزاروں عورتیں ہر سال جرگے اور پنچائت کے فیصلوں کے تحت غیرت کے نام پر قتل کردیا جاتا ہے یا انہیں زمین اور جائیداد کے بدلے ونی سوارہ جیسی روایات کی نظر کردیا جاتا ہے۔

پاکستان میں عورتوں کیخلاف تشدد کے واقعات کا موازنہ 2008-2010 تک

جرائم کی نوعیت	سال 2008	سال 2009	سال 2010	کل تعداد	عورتوں کیخلاف تشدد کے واقعات میں شرح اضافہ اور کمی 2008-2010
اغواء	1784	1987	2236	6007	12.53٪
قتل	1422	1384	1436	4242	3.76٪
گھریلو تشدد	281	608	486	1375	-20.06٪
خودکشی	599	683	633	1915	-7.32٪
غیرت کے نام پر قتل	475	604	557	1636	-7.78٪
ریپ، گینگ ریپ	778	928	928	2634	0٪
جنسی ہراسائی	172	274	74	520	-72٪
تیزاب پھینکنے کے واقعات	29	53	32	114	-39.62٪
جلنے کے واقعات	61	50	38	149	24.00٪
دیگر جرائم	1970	1977	1580	5527	-20.00٪
کل تعداد	7571	8548	8000	24119	-6.41٪

اگر ہم مندرجہ بالا اعداد و شمار کا موازنہ کریں تو عورتوں پر تشدد کی پوری صورتحال میں بمشکل ہی کوئی کمی نظر آئے گی۔ تاہم سال **2009** میں عورتوں کیخلاف تشدد کے درج ہونے والے واقعات میں **2008** کے مقابلے میں **13** فیصد اضافہ نظر آتا ہے جبکہ **2010** میں ان واقعات **2009** کے مقابلے میں مجموعی طور پر **6** فیصد کمی دیکھی گئی ہے۔

اعداد و شمار میں کمی کی ایک وجہ ملک میں حالیہ قدرتی آفت بھی ہے۔ جس نے نہ صرف سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے بنیادی ڈھانچے کو تباہ کیا بلکہ قیمتی دفتری، عدالتی اور جرائم سے متعلقہ ریکارڈ کے نقصان کا سبب بھی بنا۔ اس کے علاوہ میڈیا کی توجہ بھی پورے ملک میں ریلیف کے کاموں پر منتقل ہوگئی اس وجہ سے عورتوں سے متعلق مسائل کم رپورٹ ہوئے۔

مجتمع کئے گئے اعداد و شمار پاکستان کے **113** اضلاع سے عورتوں پر تشدد کے درج واقعات پیش کرتے ہیں جن میں پنجاب کے **36** اضلاع، سندھ کے **23**، خیبر پختونخواہ کے **26**، بلوچستان کے **28**، دارالحکومت اسلام آباد اور وفاقی اور صوبائی انتظامی علاقے شامل ہیں۔

اکٹھے کئے گئے اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ **3650** واقعات کی ایف آئی آر رجسٹرڈ ہے جبکہ **1118** واقعات غیر رجسٹرڈ ہیں۔ **430** واقعات کے بارے میں کوئی معلومات نہیں کہ وہ رجسٹرڈ ہیں یا نہیں۔

کُل **8000** واقعات کی تعداد بلحاظ جرائم علاقائی سطح پر یہ رہی:

2236 اغواء کے واقعات:

(صوبہ پنجاب **1890**، صوبہ سندھ **246**، خیبر پختونخواہ **77**، بلوچستان میں **2** اور اسلام آباد میں **21**)

1436قتل کے واقعات:

صوبہ پنجاب758،صوبہ سندھ309،خیبر پختونخواہ328،بلوچستان15اوراسلام آباد27)

928ریپ: گینگ ریپ کے واقعات:

(صوبہ پنجاب741،صوبہ سندھ157،خیبر پختونخواہ5،بلوچستان6اوراسلام آباد19)

633خود کشی کے واقعات:

(صوبہ پنجاب424،صوبہ سندھ164،خیبر پختونخواہ54،بلوچستان8اوراسلام آباد7)

557'غیرت' کے نام پر قتل کے واقعات:

(صوبہ پنجاب233،صوبہ سندھ266،خیبر پختونخواہ22،بلوچستان36اوراسلام آباد0)

486گھریلو تشدد کے واقعات:

(صوبہ پنجاب246،صوبہ سندھ136،خیبر پختونخواہ89،بلوچستان4اوراسلام آباد11)

74جنسی ہراسائی کے واقعات:

(صوبہ پنجاب39،صوبہ سندھ34،خیبر پختونخواہ0،بلوچستان0اوراسلام آباد1)

38جلنے کے واقعات:

(صوبہ پنجاب33،صوبہ سندھ0،خیبر پختونخواہ3،بلوچستان1اوراسلام آباد1)

32تیزاب پھینکنے کے واقعات:

(صوبہ پنجاب20،صوبہ سندھ3،خیبر پختونخواہ0،بلوچستان5اوراسلام آباد3)

1579مختلف نوعیت کے واقعات ھیں:

(جن میں ونی،سوارہ،تحویلی تشدد،اذیت،کم عمری کی شادی،قتل،تیزاب پھینکنے اور جلانے کی کوشش وغیرہ شامل ہیں)

بدقسمتی سے اغواء کے واقعات کی تعداد 2236اورشرح تناسب ٪27.95 سب سے زیادہ رہی،قتل بشمول غیرت کے نام پر قتل ہمیں ایک اور بھیانک عدد1993دیتا ہے جوکہ عورتوں پر تشدد کے کل واقعات کا٪14.9ہے جس میں قتل کے واقعات1436(٪17.95)اورغیرت کے نام پر قتل557(٪6.96)ہیں۔

2010میں ریپ، گینگ ریپ کے شرمناک واقعات 928(٪11.6)،خودکشی کے واقعات 633(٪7.9) جنسی ہراسائی کے 74(٪0.925) تیزاب پھینکنے اور جلنے کے70(٪0.879)اورمختلف نوعیت کے1579(٪9.75)تشدد کے واقعات چاروں صوبوں اوراسلام آباد میں رونما ہوئے۔

پنجاب میں عورتوں پر تشدد کے کل واقعات:

رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنوری تا دسمبر2010میں پنجاب میں عورتوں پر تشدد کے5492واقعات درج ہوئے۔

قتل کے758

'غیرت' کے نام پر قتل کے233

اغواء کے1890

گھریلو تشدد کے 246

خودکشی کے 424

ریپ، گینگ ریپ کے 741

جنسی ہراسائی کے 39

جلنے کے 33

تیزاب پھینکنے کے 20

مختلف نوعیت کے تشدد کے 1108

کُل 5492 واقعات میں سے اغواء کے 1890 واقعات، قتل کے 759، گھریلو تشدد کے 246، غیرت کے نام پر قتل کے 233، ریپ، گینگ ریپ کے 741، خودکشی کے 424، جنسی طور پر ہراساں کرنے کے 39، جلنے کے 33، تیزاب پھینکنے کے 20 اور عورتوں پر تشدد کے مختلف نوعیت کے 1108 واقعات صوبے کے مختلف حصوں میں پیش آئے۔ان واقعات کی رجسٹریشن کے بارے میں کوئی معلومات نہیں۔

سندھ میں خواتین پر تشدد کے کل واقعات:

جنوری تا دسمبر 2010 میں سندھ کے 23 اضلاع میں عورتوں پر تشدد کے کل 1652 واقعات رپورٹ ہوئے قتل کے 309

غیرت کے نام پر قتل کے 266

اغواء کے 246

گھریلو تشدد کے 136

خودکشی کے 140

ریپ، گینگ ریپ کے 157

جنسی ہراسائی کے 34

تیراب پھینکنے کے 3

مختلف نوعیت کے 361

1652 واقعات میں سے ’غیرت‘ کے نام پر قتل کے 266 قتل کے 309، اغواء کے 246، خودکشی کے 140، ریپ، گینگ ریپ کے 157، گھریلو تشدد کے 136، جنسی طور پر ہراساں کرنے کے 34، تیزاب پھینکنے کے 3 اور مختلف نوعیت کے 361 واقعات صوبے کے مختلف علاقوں میں پیش آئیں رجسٹرڈ واقعات 653 غیر رجسٹرڈ 937 اور 62 واقعات کی رجسٹریشن سے متعلق معلومات موجود نہیں۔

خیبر پختونخواہ میں خواتین پر تشدد کے واقعات:

جنوری تا دسمبر 2010 میں خیبر پختونخواہ کے 26 اضلاع میں عورتوں پر تشدد کے کل 650 واقعات درج ہوئے۔کل 650 عورتوں پر تشدد کے واقعات کی نوعیت پر رہی۔

قتل کے 328

’غیرت‘ کے نام پر قتل کے 22

اغواء کے 77

گھریلو تشدد کے 89

خودکشی کے 54

ریپ، گینگ ریپ کے 5

تیزاب پھینکنے کے 1

مختلف نوعیت کے 71

کُل 650 واقعات میں سے قتل کے 328، خودکشی کے 54 گھریلو تشدد کے 89، اغواء کے 77، غیرت کے نام پر قتل کے 22، ریپ، گینگ ریپ کے 5، تیزاب پھینکنے کے 1 اور جلنے کے 3 اور مختلف نوعیت کے 71 واقعات درج ہوئے۔ 495 واقعات رجسٹرڈ، 71 غیر رجسٹرڈ اور 84 واقعات کی ایف آئی آر کے بارے میں کوئی معلومات نہیں کہ وہ رجسٹرڈ ہیں یا نہیں۔

بلوچستان میں خواتین پر تشدد کے واقعات:

اس رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال 2010 کے دوران بلوچستان میں خواتین پر تشدد کے 79 واقعات رونماء ہوئے۔

قتل کے 15

غیرت کے نام پر قتل کے 36

اغواء کے 2

گھریلو تشدد کے 4

خودکشی کے 8

ریپ، گینگ ریپ کے 6

جلنے کا 1

خودکشی کے 8

ریپ، گینگ ریپ کے 6

جلنے کا 1

تیزاب پھینکنے کے 5

مختلف نوعیت کے 2

79 واقعات میں سے ’غیرت‘ کے نام پر قتل کے 36 قتل کے 15، ریپ گینگ ریپ 6، خودکشی کے 8، جلنے کا 1، تیزاب پھینکنے کے 5، گھریلو تشدد کے 4، مختلف نوعیت کے 2 واقعات پیش آئے۔ 76 واقعات رجسٹرڈ جبکہ 3 واقعات غیر رجسٹرڈ ہیں۔

اسلام آباد میں رپورٹ ہوئے:

سال 2010 میں عورتوں پر تشدد کے 127 واقعات اسلام آباد میں رپورٹ ہوئے۔

قتل کے 27

اغواء کے 21

گھریلو تشدد کے 11

خودکشی کے 7

ریپ، گینگ ریپ کے 19

جنسی ہراسائی کا 1

تیزاب پھینکنے کے 3

جلنے کا 1

مختلف نوعیت کے 37

کل 127 واقعات میں سے قتل کے 27، اغواء کے 21، گھریلو تشدد کے 11، ریپ- گینگ ریپ کے 19، جنسی ہراسائی کا 1، خودکشی کے 7، تیزاب پھینکنے کے 3، جلنے کا 1 اور مختلف نوعیت کے 27 واقعات پیش آئے، کُل 127 واقعات میں سے 77 رجسٹرڈ، 21 غیر رجسٹرڈ اور 29 واقعات کے بارے میں کوئی معلومات نہیں۔

پاکستان کے درج ذیل 15 اضلاع میں تشدد کے واقعات سب سے زیادہ درج ہوئے۔ ایک بار پھر لاہور سرفہرست ہے، اسی طرح فیصل آباد اور سرگودھا بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔

عورتوں کے خلاف تشدد کے واقعات کا سب سے زیادہ شکار ہونے والے پندرہ اضلاع

نمبر شمار	ضلع کا نام	اغواء	قتل	گھریلو تشدد	خودکشی	غیرت کے نام پر قتل	ریپ/گینگ ریپ	جنسی ہراسائی	تیزاب پھینکنے کے واقعات	جلنے کے واقعات	دیگر جرائم	کل تعداد
1	لاہور	521	109	28	76	19	110	7	2	3	214	1089
2	فیصل آباد	343	82	25	41	22	128	8	3	5	130	787
3	سرگودھا	146	36	21	15	18	49	2	1	2	84	374
4	شیخوپورہ	132	46	08	14	8	51	22	1	0	41	323
5	راولپنڈی	114	52	25	21	2	21	8	0	16	30	289
6	پشاور	54	87	61	10	4	1	0	0	1	27	245
7	قصور	75	42	5	18	14	47	3	0	3	20	227
8	اوکاڑہ	69	24	5	12	11	35	10	1	0	41	208
9	ملتان	50	13	16	4	6	21	0	1	2	66	179
10	سیالکوٹ	54	26	7	8	5	23	4	1	0	45	173
11	خیرپور	40	29	6	16	19	10	2	1	0	48	171
12	گوجرانوالہ	17	38	7	22	9	33	0	1	0	19	156
13	چکوال	32	20	14	14	0	9	5	1	9	24	154
14	ساہیوال	34	27	2	20	17	10	1	0	0	26	150
15	ٹوبہ ٹیک سنگھ	13	23	5	14	11	23	6	1	1	43	142

چونکہ ذرائع ابلاغ کے ہم خیال، عورتوں کیخلاف تشدد کے حوالے سے اعداد وشمار پیش کرنے کے ہمارے طریقہ کار سے اب واقف ہو چکے ہیں، اس لئے ہم اپنے اہم تحفظات انکے سامنے رکھنا چاہتے ہیں، جو ہم اُس دن سے اٹھاتے آرہے ہیں جب ہم نے اعداد وشمار اکٹھے کرنے شروع کئے کہ اخبارات عورتوں کیخلاف تشدد کے حوالے سے جتنے زیادہ کیس سامنے لائیں گے، ہم عورتوں کیخلاف تشدد کی ایک مجموعی اور واضح تصویر سامنے لانے کے قابل ہونگے۔ اس لئے ذرائع ابلاغ بالخصوص اخبارات میں موجود دوستوں سے ہماری گزارش ہے کہ وہ عورتوں پر تشدد کے تمام واقعات کو سامنے لانے کی کوشش کریں اور اس کے ساتھ ساتھ تشدد کا نشانہ بننے والی اور تشدد کے بعد بھی بچ جانے والی عورتوں کے بارے میں اہم معلومات مثلاً ازدواجی صورت حال (شادی شدہ، غیر شادی شدہ مطلقہ عمر، اور آلہ تشدد وغیرہ کو اپنی رپورٹ میں ضرور شامل کریں۔ تاہم تمام اخباری رپورٹرز اور فوٹو گرافرز کے شکر گزار ہیں کہ عورتوں کیخلاف تشدد کے اعداد وشمار سامنے لانے کیلئے ہم انکی کوششوں اور رپورٹوں پر انحصار کرتے ہیں۔ کیونکہ ہماری رپورٹوں میں دیئے گئے تقریباً **70** فی صد اعداد وشمار اخبارات سے لئے جاتے ہیں۔ ہم انکی کوششوں کے معترف ہیں۔

''پاکستان میں عورتوں پر تشدد کی صورت حال'' کی اس رپورٹ کے سامنے لانے اور اس پر آج کی پریس بریفنگ کا مقصد صرف اس حوالے سے اعداد وشمار سامنے لانا ہی نہیں بلکہ عورتوں پر تشدد کے حوالے سے باخبر اور مثبت ماحول پیدا کرنا اور سماج کی تشکیل بھی ہے پس اس رپورٹ کو آپکے سامنے لانے کا ایک بنیادی مقصد یہ ہے کہ ایسا سماجی دباؤ پیدا کیا جائے کہ معاشرے کا ہر فرد بہ آواز بلند کہہ اُٹھے کہ ''پاکستان میں کسی قسم کا تشدد برداشت نہیں کیا جائیگا۔''

منجانب: عورت فاونڈیشن اور عورتوں کیخلاف تشدد پر واچ گروپ، اسلام آباد